OPEN ACCESS
Al-Duhaa
﴾*Journal of Islamic Studies*﴿
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:4, Issue: 2, Jul -Dec 2023
DOI:10.51665/al-duhaa.004.02.0235, PP: 137-150

قرآن کریم میں مذکور شیطان کے اقوال، اعمال اور احوال کا تجزیاتی مطالعہ (پہلے دس پاروں کی روشنی میں)

The analytical study of Shayṭān's statements, action and situations described in the Holy Qurān (in the light of first ten parts)

Published: 25-12-2023
Accepted: 15-12-2023
Received: 18-11-2023

ABDUL BAQI
Ph.D Scholar, Department of Islamic and Religious Studies, Hazara University, Mansehra
Email: abdulbaqi@hu.edu.pk

Muhammad Sabir
Ph.D Scholar, Department of Islamic and Religious Studies, Hazara University, Mansehra
Email: msabir@hu.edu.pk

Abdul Qadeer Siddiq
Ph.D Scholar, Department of Islamic and Religious Studies, Hazara University, Mansehra
Email: aq487214@gmail.com

Abstract

Shaytaan has been a rival of Ādam (a) ever since ALLAH created Ādam (a). And when the angels were commanded to prostrate themselves to Ādam, Shaytaan refused to prostrate because of arrogance. Since then, the enmity between Satan and Ādam (a) started openly. What is said about Shaytaan in the Qurān? And how is Shaytaan's deceit revealed in the Qurān? In the first ten parts of the Qurān, the main reason for Shaytaan's own error is denial and arrogance.

Keywords: *Qurān, Prophets, Human Beings, Shaytaan, Taghoot, Infidels, Hypocrites, Misguidance, Enemies, Waswsa.*

CC BY

تمہید

شیطان انسان کا ازلی دشمن ہے۔اور اس کی چاہت یہ ہے کہ جس طرح وہ گمراہ ہے اسی طرح پوری انسانیت بھی اس کے نقش قدم پر چلتے ہوئے گمراہی اختیار کرے۔انسان کو گمراہ کرنے میں شیطان ہر حربہ استعمال کرتا ہے۔دھوکہ، جھوٹ اور امیدیں دلانا یہ شیطان کا عمومی طرز ہے۔

قرآن کریم میں شیطان کے حوالے سے مختلف باتوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اور اس آرٹیکل میں پہلے دس پاروں کے حوالے سے تجزیاتی مطالعہ کیا جارہا ہے۔

شیطان لغوی مفہوم:

شیطان کے بارے میں دو قول ہیں کہ یہ لفظ شطن سے مشتق اور دوسرا یہ کہ شاط سے مشتق ہے

امام راغب اصفہانی فرماتے ہیں کہ

الشيطان النون فيه اصلية وهو من شطن اى تباعد (1)

لفظ شیطان میں نون اصلیہ ہے اور وہ شطن سے نکلا ہے جس کے معنی ہے وہ دور ہوا۔

اور دوسرا قول یہ ہے کہ

قيل بل النون فيه زائدة من شاط يشيط احترق غضبا فالشيطان مخلوق من النار کا دل عليه وخلق الجان من مارج من نار (2)

یہ بھی کہا گیا ہے کہ لفظ شیطان میں نون زائدہ ہے اور یہ شاط یشیط سے مشتق ہے جس کا معنی غصے میں جلنا ہے کیونکہ شیطان آگ کی مخلوق ہے جیساکہ اس پر آیت دلالت کرتی ہے اور جن کو پیدا کیا ہے آگ کے شعلے سے

اس معنی کے لحاظ سے شیطان حسد بغض غصہ اور عناد سے عبارت ہے۔ جبکہ پہلے مادہ کے لحاظ سے اللہ کی رحمت اور مومنوں کی دوستی و محبت سے دور ہونے والے کو شیطان کہا جاتا ہے۔اور دوسرے مادہ کے لحاظ سے شیطان سے مراد بغض عناد تکبر کی آگ میں جلنے والے کو شیطان کہا جاتا ہے۔

شیطان کا اصطلاحی مفہوم:

شیطان کا اولین مصداق وہ ابلیس ہے جس نے حضرت آدمؑ کو سجدہ کرنے سے انکار کیا تھا۔ اور پھر اس کا قبیلہ اور جو بھی اس کا حمایتی اور تابعدار ہے وہ شیطان کہلا سکتا ہے۔

بنیادی سوالات:

1. قرآن کریم کے پہلے دس پاروں میں شیطان کے کون کون سے اقوال نقل کیے گئے ہیں؟
2. قرآن کریم کے پہلے دس پاروں میں شیطان کے کون سے اعمال اور احوال مذکور ہیں؟
3. شیطان کو کس کس نام سے کب کب پکارا گیا ہے؟
4. شیطان کی گمراہی کا سبب کیا تھا؟
5. شیطان کا طرز اغواء کیا ہے؟
6. انسان کی گمراہی میں شیطان کس حد تک اثر انداز ہوتا ہے؟

قرآن کریم میں درج ذیل جگہ پر شیطان کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ ان مواقع کا تجزیہ کرنے کی اس آرٹیکل میں کوشش کی جارہی ہے۔

قصہ حضرت آدم علیہ السلام:

انسانیت کی تخلیق کے فورا بعد شیطان کی دشمنی سامنے آئی۔ اور جب اللہ تعالیٰ نے شیطان پر لعنت کردی تو شیطان نے حضرت آدمؑ کو جنت سے نکالنے کی کوشش میں لگ گیا۔

فازلھما الشیطٰن عنھا فاخرجھما مما کانا فیه (3)

پھر شیطان نے ان دونوں کو پھسلا دیا اور جس نشاط وعیش میں تھے اس سے نکلوادیا۔

اس آیت کریمہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شیطان نے آدمؑ اور حواؑ کو بھلا پھسلا کر جنت سے نکلوادیا۔ یعنی شیطان کا جو مقصد تھا کہ انہیں بھی جنت سے نکالا جائے وہ پورا ہو گیا۔

انسان اور شیطان کی کشمکش:

شیطان اور انسان کے درمیان دشمنی ایک تسلسل سے جاری ہے۔

یایھا الناس کلوامما فی الارض حلالا طیبا ولا تتبعو ا خطوٰت الشیطٰن انه لکم عدو مبین (4)

اے لوگو! زمین جو حلال پاک چیزیں کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

اس آیت کریمہ میں انسانیت کو مخاطب کیا گیا ہے کہ صرف حلال اور پاک چیزیں ہی کھاؤ اور شیطان کے پیچھے نہ چلو کیونکہ وہ انسانیت کا دشمن ہے۔ اور ایسا دشمن ہے جو چھپ کے دشمنی نہیں بلکہ اعلانیہ طور پر دشمنی کرتا ہے۔

شیطان کی یہ بھی چاہت رہی ہے کہ کوئی بھی فرد کامل مسلمان ناں بنے۔

یایھا الذین اٰمنوا ادخلوا فی السلم کافة ولا تتبعوا خطوٰت الشیطٰن انه لکم عدو مبین (5)

اے ایمان والو اسلام میں پورے کے پورے داخل ہو جائے اور شیطان کے پیچھے نہ چلو وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔

اس آیت کریمہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جو لوگ ایمان کا دعوی تو کرتے ہیں لیکن مکمل اسلام پر عمل پیرا نہیں ہوتے تو انہیں چاہیے کہ مکمل طور پر اسلام میں داخل ہو جائیں۔ اور مدعی ایمان لوگوں کو شیطان کی پیروی سے منع کیا گیا ہے۔ کیونکہ وہ تو اہل ایمان کا کھلا دشمن ہے۔ تو دشمن کی اتباع کرنا بلکل مناسب نہیں۔

اسی طرح دوسری جگہ ارشاد ہے:

ومن الانعام حمولة وفرشا کلوا مما رزقکم اللہ ولا تتبعو خطوٰت الشیطٰن انه لکم عدو مبین (6)

اور چارپایوں میں بوجھ اٹھانے والے (یعنی بڑے بڑے) بھی پیدا کئے اور زمین سے لگے ہوئے (یعنی چھوٹے چھوٹے) بھی (پس) خدا کا دیا ہوا رزق کھاؤ اور شیطان کے قدموں پر نہ چلو وہ تمہارا صریح دشمن ہے۔

اس سے بھی شیطان کا واضح دشمن ہونا بتایا گیا ہے۔

شیطان کا وسوسہ تنگدستی:

شیطان انسان کو ہمیشہ یہ وسوسہ دیتا رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نام پر دینے سے مال کم ہو جائے گا تنگ دستی ہو جائے گی۔ ""

الشیطٰن یعدکم الفقر ویامرکم بالفحشاء واللہ یعدکم مغفرة منه وفضلا (7)

شیطان تمہیں تنگدستی کا خوف دلاتا ہے۔ اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔ اور اللہ تعالی تم سے اپنی بخشش اور رحمت کا وعدہ کرتا ہے۔

اس آیت کریمہ سے یہ بات معلوم ہو رہی ہے کہ شیطان انسانوں کو اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے سے روکتا ہے۔ اور یہ خوف دلاتا ہے کہ مال خرچ کرنے سے تنگدستی ہو جائے گی۔ اور شیطان انسانوں کو بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔

شیطان کا انسان کو دیوانہ کردینا:

شیطان انسان کو دیوانہ خواس باختہ بھی کسی حد تک کر سکتا ہے۔

الذین یاکلون الربو ا لایقومون الا کما یقوم الذی یتخبطه الشیطن من المس (8)

جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ اس طرح اٹھیں گے جیسے کسی کو جن نے لپٹ کر دیوانہ بنادیا ہو۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شیطان بعض اوقات انسان پر اتنا اثر انداز بھی ہو سکتا ہے کہ وہ وہ اپنے حواس کھو بیٹھتا ہے۔ اور درست طریقہ سے کھڑا بھی نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے قدم ڈگمگا رہے ہوتے ہیں۔

شیطان سے پناہ کی طلب:

شیطان کے شر سے انسان مکمل طور پر تب ہی محفوظ رہ سکتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کرلے۔

وانی سمیتها مریم وانی اعیذها بک وذریتها من الشیطٰن الرجیم (9)

اور میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔

اس آیت کریمہ میں مریمؑ کی والدہ کا یہ تذکرہ ہوا ہے کہ انہوں نے اپنی نومولود بچی کا نام مریم تجویز کیا اور ساتھ یہ دعا بھی کی کہ اے اللہ تعالی اسے اور اس کی اولاد کو شیطان کے شر سے محفوظ رکھنے کے لیے ہمیشہ اپنی پناہ میں رکھنا۔ یہ بھی واضح ہوا کہ اسلام سے پہلے بھی شیطان اپنے اسی نام سے اہل ایمان کے ہاں مشہور تھا۔

انسان کا ذاتی فعل:

شیطان تو انسان کو گمراہ کرتا ہے لیکن بعض اوقات انسان کا اپنا بھی کچھ ناں کچھ دخل ہوتا ہے۔

ان الذین تولوا منکم یوم التقی الجمعن انما استزلهم الشیطن ببعض ما کسبو ولقد عفا اللہ عنهم ان اللہ غفور حلیم (10)

تم میں سے جن لوگوں نے اس دن پیٹھ پھیری جب دونوں لشکر ایک دوسرے سے ٹکرائے درحقیقت ان کے بعض اعمال کے نتیجے میں شیطان نے ان کو لغزش میں مبتلا کر دیا تھا اور یقین رکھو مگر خدا نے ان کا قصور معاف کر دیا بے شک اللہ تعالی بخشنے والا اور بردبار ہے۔

اس آیت کریمہ میں احد کے دن کی بات کی جا رہی ہے کہ ایک جماعت موقع سے آگے پیچھے ہو گئی اور شیطان نے ان کو ان کی اپنی بعض وجوہات کی بنا پر پھسلا دیا تھا۔ اللہ تعالی نے اس قصور پر ان سب کو معاف کر دیا۔ یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ شیطان کے پھسلانے میں انسان کا اپنا بھی کسی حد کر حصہ ہو سکتا ہے۔

یہ بات ضروری نہیں کہ شیطان ہی ہمیشہ انسان کو بہکائے بلکہ بعض اوقات انسان خود بھی اس کی ابتداء کر دیتا ہے۔

واتل علیهم نبا الذی اٰتینٰه اٰیٰتنا فانسلخ منها فاتبعه الشیطٰن فکان من الغٰوین (11)

اور ان کو اس شخص کا حال پڑھ کر سنا دو جس کو ہم نے اپنی آیتیں عطا فرمائیں تو اس نے ان کو اتار دیا پھر شیطان اس کے

پیچھے لگا تو وہ گمراہوں میں ہو گیا۔

اس آیت سے معلوم ہو رہا ہے کہ بلعم بن باعورا پہلے خود ہی گمراہ ہو گیا۔اور اس کے بعد شیطان نے اسے مزید گمراہ کر دیا۔

برا دوست:

شیطان دوستی کے لحاظ سے برا ثابت ہوتا ہے۔

انما ذلکم الشیطٰن یخوف اولیاء ہ فلا تخافوھم وخافون ان کنتم موء منین (12)

یہ تو شیطان ہیں جو اپنے دوستوں سے ڈراتا ہے تو اگر تم مومن ہو توان سے مت ڈرنا اور مجھ ہی سے ڈرتے رہنا۔

اس آیت کریمہ میں اس بات کا تذکرہ کیا گیا ہے کہ یہ (منافقین یا حقیقی شیطان) جو تمہیں کافروں سے ڈراتے ہیں۔یعنی کہ شیطان کا ایک کام مسلمانوں کو کافروں سے ڈرانا بھی ہے کہ وہ کافروں کی ہیبت سے ہمیشہ مرغوب رہیں۔

شیطان کی دوستی:

شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے لیکن پھر بھی جو کوئی شیطان کو اپنا دوست بنائے اس کی بات مانے تو وہ خسارے ہی میں رہے گا۔

والذین ینفقون اموالھم رئاء الناس ولا یوء منون باللّٰہ ولا بالیوم الاخر ومن یکن الشیطٰن لہ قرینا فساء قرینا (13)

اور خرچ بھی کریں تو (خدا کے لئے نہیں بلکہ) لوگوں کے دکھانے کو اور ایمان نہ خدا پر لائیں اور نہ روز آخرت پر (ایسے لوگوں کو ساتھی شیطان ہے) اور جس کا ساتھی شیطان ہوا تو (کچھ شک نہیں کہ) وہ برا ساتھی ہے

اس آیت کریمہ سے یہ بات معلوم ہو رہی ہے کہ جو لوگ ریاکاری کی وجہ سے مال خرچ کرتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتے۔اور جس کا شیطان دوست ہو تو وہ تو برا دوست ہے۔یعنی کہ شیطان یہ باتیں ان سے کروا رہا ہے اور شیطان تو دوستی کے لحاظ سے انتہائی برا ہے۔

شیطان کا مشن:

شیطان کا اصل مشن ہی یہ ہے کہ انسان اسلام سے پھر جائے اپنے رب تعالی کے احکام کو چھوڑ دے۔

الم تر الی الذین یزعمون انھم امنوا بما انزل الیک وما انزل من قبلک یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت وقد امروا ان یکفرو بہ ویرید الشیطٰن ان یضلھم ضللا بعیدا (14)

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ جو (کتاب) تم پر نازل ہوئی اور جو (کتابیں) تم سے پہلے نازل ہوئیں ان سب پر ایمان رکھتے ہیں اور چاہتے یہ ہیں کہ اپنا مقدمہ ایک سرکش کے پاس لے جا کر فیصلہ کرائیں حالانکہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ اس سے اعتقاد نہ رکھیں اور شیطان (تو یہ) چاہتا ہے کہ ان کو بہکا کر رستے سے دور ڈال دے۔

اس آیت کریمہ سے یہ بات معلوم ہو رہی ہے کہ شیطان کا اصل مقصد انسان کو گمراہ کرنا ہے خواہ طریقہ جو بھی ہے۔

شیطان کے مکروفریب کی حیثیت:

شیطان کا مکروفریب اتنا قوی نہی کہ اس کا مقابلہ ممکن ہی ناں ہو بلکہ وہ کمزور ہے حقیقت کے لحاظ سے۔

الذین امنوا یقاتلون فی سبیل اللہ والذین کفروا یقاتلون فی سبیل الطاغوت فقاتلوا اولیاء الشیطٰن ان کید الشیطٰن کان ضعیفا (15)

جو مومن ہیں وہ تو خدا کے لئے لڑتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ بتوں کے لئے لڑتے ہیں سو تم شیطان کے مددگاروں سے لڑو۔ (اور ڈرو مت) کیونکہ شیطان کا داؤ بودا ہوتا ہے

اس آیت کریمہ سے یہ بات معلوم ہو رہی ہے کہ شیطان کا داؤ تدبیر کمزور ہی ہوتی ہے۔

شیطان کی پیروی سے کیسے بچنا ممکن ہے؟

انسان اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم ہی سے شیطان سے بچ سکتا ہے۔

واذا جائھم امر من الامن او الخوف اذاعوا بہ ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر منھم لعلمہ الذین یستنبطونہ منھم ولو لا فضل اللہ علیکم ورحمتہ لاتبعتم الشیطٰن الا قلیلا (16)

اور جب ان کے پاس امن یا خوف کی کوئی خبر پہنچتی ہے تو اس کو مشہور کر دیتے ہیں اور اگر اس کو پیغمبر اور اپنے سرداروں کے پاس پہنچاتے تو تحقیق کرنے والے اس کی تحقیق کر لیتے اور اگر تم پر خدا کا فضل اور اس کی مہربانی نہ ہوتی تو چند اشخاص کے سوا سب شیطان کے پیرو ہو جاتے۔

اس آیت کریمہ سے یہ بات معلوم ہو رہی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہوتا تو چند کے سوا سب لوگ شیطان کی پیروی کرنے لگ جاتے۔ یعنی عمومی طور پر اللہ تعالیٰ کے فضل ہی کی وجہ سے انسان شیطان کی پیروی سے بچتا ہے۔

سرکش شیطان:

شیطان ہمیشہ سرکش ہی ہوتا ہے۔

ان یدعون من دونہ الا انثٰا وان یدعون الا شیطٰنا مریدا (17)

یہ جو خدا کے سوا پرستش کرتے ہیں تو عورتوں کی اور پکارتے ہیں تو شیطان کی سرکش ہی کو

اس آیت کریمہ سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ شیطان سرکش ہی ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی لعنت:

اللہ تعالیٰ نے شیطان پر لعنت کی ہے۔

لعنہ اللہ وقال لاتخذن من عبادک نصیبا مفروضا (18)

جس پر خدا نے لعنت کی ہے (جو خدا سے) کہنے لگا میں تیرے بندوں سے (غیر خدا کی نذر دلوا کر مال کا) ایک مقرر حصہ لے لیا کروں گا۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شیطان پر لعنت کی ہے اور شیطان نے کہا کہ میں اپنا حصہ ضرور لونگا۔

شیطان کے دعوے اور دوستی کا انجام:

شیطان نے انسانوں کے بہکانے کے مختلف دعوے کیے تھے جیسے

ولاضلنھم ولامنینھم ولاٰمرنھم فلیبتکن اٰذان الانعام ولاٰمرنھم فلیغیرن خلق اللہ ومن یتخذ الشیطٰن

ولیا من دون اللّٰہ فقد خسر خسرانا مبینا (19)

اور ان کو گمراہ کرتا اور امیدیں دلاتا رہوں گا اور یہ سکھاتا رہوں گا کہ جانوروں کے کان چیرتے رہیں اور (یہ بھی) کہتا رہوں گا کہ وہ خدا کی بنائی ہوئی صورتوں کو بدلتے رہیں اور جس شخص نے خدا کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنایا اور وہ صریح نقصان میں پڑ گیا۔

اس آیت کریمہ میں شیطان کے دعووں کا تذکرہ ہے کہ میں انسانوں کو ضرور گمراہ کرونگا۔اور امیدوں میں لگائے رکھوں گا۔اور انہیں جانوروں کے کان کاٹنے کا کہونگا اور انسانوں کو حکم دونگا کہ وہ اللہ کی خلقت کو تبدیل کریں۔بحر حال جس نے بھی شیطان کو دوست بنایا تو وہ نقصان اٹھائے گا۔

شیطان کے وعدے:

شیطان انسان سے جو بھی وعدہ کرتا ہے وہ دھوکہ پر مشتمل ہوتا ہے سچ نہیں ہوتا۔

یعدھم ویمنیھم وما یعدھم الشیطٰن الا غرورا (20)

وہ ان کو وعدے دیتا رہا اور امیدیں دلاتا ہے اور جو کچھ شیطان انہیں وعدے دیتا ہے جو دھوکا ہی دھوکا ہے

اس آیت کریمہ سے یہ معلوم ہو رہا ہے کہ شیطان انسان کو وعدے اور امیدیں دلاتا رہتا ہے لیکن شیطان کے وعدے دھوکہ پر مبنی ہیں۔

شیطانی اعمال:

شراب جوا وغیرہ شیطانی اعمال ہیں جن سے بچ کر ہی کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے۔

یایھا الذین اٰمنوا انما الخمر والمیسر ولانصاب والازلام رجس من عمل الشیطٰن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون (21)

اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پاسے (یہ سب) ناپاک کام اعمال شیطان سے ہیں سو ان سے بچتے رہنا تاکہ نجات پاؤ۔

اس آیت کریمہ سے یہ بات معلوم ہو رہی کہ شراب جوا بت اور پانسے یہ شیطان کے اعمال ہیں۔اگر فلاح پانی ہے تو ان کاموں سے بچنا چاہیے۔

شیطان کی چاہت:

شراب وغیرہ کا شیطانی مقصد یہ ہے کہ اس سے انسانوں کے درمیان نفرت پڑ جائے۔

انما یرید الشیطٰن ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللّٰہ وعن الصلوٰۃ فھل انتم منتھون (22)

شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے سبب تمہارے آپس میں دشمنی اور رنجش ڈلوا دے اور تمہیں خدا کی یاد سے اور نماز سے روک دے تو تم کو (ان کاموں سے) باز رہنا چاہیئے

شیطان شراب اور جوئے سے انسانوں کے درمیان دشمنی اور رنجش ڈالتا ہے۔اور اللہ تعالی کی یاد اور نماز سے روکنا چاہتا ہے۔

شیطان کا اعمال کو مزین کرنا:

شیطان انسان کو اپنے اعمال ہی خوش نما بنا کر دکھاتا ہے۔

فلولا اذجائهم باسنا تضرعوا ولكن قست قلوبهم وزين لهم الشيطٰن ما كانوايعملون (23)

توجب ان پر ہمارا عذاب آتا رہا کیوں نہیں عاجزی کرتے رہے۔ مگر ان کے تو دل ہی سخت ہو گئے تھے۔ اور جو وہ کام کرتے تھے شیطان ان کو (ان کی نظروں میں) آراستہ کر دکھاتا تھا۔

شیطان انسان کے اعمال کو اچھا کر کے پیش کرتا ہے کہ وہ ان ہی برے اعمال میں لگا رہے اور توبہ کی طرف دھیان ہی نہ جائے۔

انسان کے بھولنے کا سبب:

بعض اوقات شیطان انسان کو بھلا دیتا ہے۔

واذا رايت الذين يخوضون فى اٰيٰتنا فاعرض عنهم حتىٰ يخوضوا فى حديث غيره واما ينسينك الشيطٰن فلا رقعد بعد الذكرى مع القوم الظالمين (24)

اور جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیتوں کے بارے میں بیہودہ بکواس کر رہے ہوں تو ان سے الگ ہو جاؤ یہاں تک کہ اور باتوں میں مصروف ہو جائیں۔ اور اگر (یہ بات) شیطان تمہیں بھلا دے تو یاد آنے پر ظالم لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو

اس آیت کریمہ سے یہ بات معلوم ہو رہی ہے کہ شیطان کبھی انسان کو بھلا دیتا ہے اور وہ غیر ارادی طور پر گناہ کی مجلس میں ملوث رہتا ہے۔

شیطان کا وسوسہ بذریعہ لالچ:

شیطان کا اصل مقصد کچھ اور ہوتا ہے جب کہ وہ انسان کے دل میں وسوسہ کسی اور طرح سے ڈالتا ہے۔

فوسوس لهما الشيطٰن ليبدى لهما ما ورى عنهما من سواٰتهما وقال ما نهكما ربكما عن هذه الشجرة الا ان تكونا ملكين او تكونا من الخٰلدين (25)

تو شیطان دونوں کو بہکانے لگا تاکہ ان کی ستر کی چیزیں جو ان سے پوشیدہ تھیں کھول دے اور کہنے لگا کہ تم کو تمہارے پروردگار نے اس درخت سے صرف اس لیے منع کیا ہے کہ تم فرشتے نہ بن جاؤ یا ہمیشہ جیتے نہ رہو

اس آیت کریمہ سے یہ بات معلوم ہو رہی ہے کہ شیطان کی یہ چاہت تھی کہ حضرت آدمؑ اور حضرت حواؑ کے لباس کی نعمت کو ختم کیا جائے۔ کہ وہ شجر ممنوعہ کھالیں۔ جب کہ شیطان نے وسوسہ یہ ڈالا کہ اس کو کھانے سے آپ فرشتے بن جاؤ گے یا ہمیشہ کی زندگی مل جائے گی۔ یعنی جھوٹی لالچ کا وسوسہ ڈالا۔

شیطان کا قسم کھانا:

شیطان کی قسموں پر بھی کوئی اعتبار نہیں۔ جیسے

وقاسمهما انى لكما لمن النّصحين (26)

اور ان سے قسم کھا کر کہا میں تو تمہارا خیر خواہ ہوں

شیطان انسان کو بہکانے کے لیے قسمیں بھی کھاتا ہے اور اپنے مخلص اور بے لوث ہونے کی یقین دہانی کرواتا ہے۔

شیطان اور اس کا قبیلہ:

شیطان اکیلا ہی نہیں بلکہ اس کا قبیلہ مکمل اس کی حمایت مدد پر کمر بستہ ہے۔

یبنی ادم لایفتننکم الشیطٰن کا اخرج ابویکم من الجنة ینزع عنهما لباسهما لیریهما سوٰتهما انه یرکم هو وقبیله من حیث لا ترونهم انا جعلنا الشیٰطین اولیاء للذین لا یؤمنون (27)

اے نبی آدم (دیکھنا کہیں) شیطان تمہیں بہکا نہ دے جس طرح تمہارے ماں باپ کو (بہکا کر) بہشت سے نکلوا دیا اور ان سے ان کے کپڑے اتروا دیئے تاکہ ان کے ستر ان کو کھول کر دکھا دے۔ وہ اور اس کے بھائی تم کو ایسی جگہ سے دیکھتے رہتے ہیں جہاں سے تم ان کو نہیں دیکھ سکتے ہم نے شیطانوں کو انہیں لوگوں کا رفیق کار بنایا ہے جو ایمان نہیں رکھتے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیطان اکیلا ہی نہیں بلکہ اس کے ساتھ اس کا قبیلہ بھی ہے۔ اور وہ انسانوں کو دیکھ سکتا ہے جب کہ انسان اسے نہیں دیکھ سکتے۔ اور شیطان بے ایمانوں کا دوست ہوتا ہے۔

استعاذہ کا حکم:

شیطان سے انسان اپنے طور پر مکمل طور نہیں محفوظ ہو سکتا۔ تو اسے لازمی طور پر اللہ تعالی کی پناہ طلب کرنی ہو گی۔

واما ینزغنک من الشیطٰن نزغ فاستعذ بالله انه سمیع علیم (28)

اور اگر شیطان کی طرف سے تمہارے دل میں کسی طرح کا وسوسہ پیدا ہو تو خدا سے پناہ مانگو۔ بیشک وہ سننے والا (اور) سب کچھ جاننے والا ہے

اس سے یہ معلوم ہو رہا ہے کہ شیطان کی طرف سے جب بھی وسوسہ آئے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں ہی عافیت مل سکتی ہے۔

شیطان کے وسوسہ پر کیا ردعمل ہو؟

شیطان کا جب وسوسہ آئے تو مسلمان کو اللہ تعالی کی طرف متوجہ ہونا چاہیے۔

ان الذین اتقو اذا مسهم طٰئف من الشیطٰن تذکروا فاذا هم مبصرون (29)

جو لوگ پرہیزگار ہیں جب ان کو شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ پیدا ہوتا ہے تو چونک پڑتے ہیں اور (دل کی آنکھیں کھول کر) دیکھنے لگتے ہیں ۔

اس آیت کریمہ سے یہ بات معلوم ہو رہی ہے کہ کہ نیک لوگوں پر بھی شیطان وسوسہ ڈالتا ہے۔اب شیطان کے اثر سے نکلنے کے لیے وہ اللہ تعالی کو یاد کرتے ہیں تو انہیں بصیرت حاصل ہو جاتی ہے یعنی گناہوں کا انجام سامنے آ جاتا ہے اور وہ گناہ کو چھوڑ دیتے ہیں۔

رجز الشیطٰن:

شیطان کے وساوس اور ظاہری نجاست کے بارے میں قرآن کریم نے رجز کا لفظ استعمال کیا ہے۔

اذ یغشیکم النعاس امنة منه وینزل علیکم من السماء ماء لیطهرکم به ویذهب عنکم رجز الشیطٰن ولیربط علیٰ قلوبکم ویثبت به الاقدام (30)

جب اس نے (تمہاری) تسکین کے لیے اپنی طرف سے تمہیں نیند (کی چادر) اُڑھا دی اور تم پر آسمان سے پانی برسا دیا

تاکہ تم کو اس سے (نہلا کر) پاک کر دے اور شیطانی نجاست کو تم سے دور کر دے۔ اور اس لیے بھی کہ تمہارے دلوں کو مضبوط کر دے اور اس سے تمہارے پاؤں جمائے رکھے

اس آیت کریمہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مختلف وسوسے شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر حالت جنگ میں غنودگی طاری کہ تانکہ وہ شیطانی وساوس سے آزاد ہو جائیں۔

شیطان کا انسانی شکل میں ظاہر ہونا:

شیطان بغیر نظر آئے وسوسے تو دل میں ڈالتا ہی رہتا ہے لیکن کبھی کبھار یہ انسانی شکل میں بھی آسکتا ہے۔

واذ زین لھم الشیطٰن اعمالھم وقال لاغالب لکم الیوم من الناس وانی جار لکم فلما ترآئت الفئتٰن نکص علیٰ عقبیہ وقال انی بریء منکم انی اری مالا ترون انی اخاف اللہ واللہ شدید العقاب (31)

اور جب شیطانوں نے ان کے اعمال ان کو آراستہ کرکے دکھائے اور کہا کہ آج کے دن لوگوں میں کوئی تم پر غالب نہ ہوگا اور میں تمہارا رفیق ہوں (لیکن) جب دونوں فوجیں ایک دوسرے کے مقابل صف آراء ہوئیں تو پسپا ہو کر چل دیا اور کہنے لگا کہ مجھے تم سے کوئی واسطہ نہیں۔ میں تو ایسی چیزیں دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے۔ مجھے تو خدا سے ڈر لگتا ہے۔ اور خدا سخت عذاب کرنے والا ہے۔

اس آیت کریمہ سے یہ بات واضح ہے کہ شیطان نے مشرکین مکہ سے یہ کہا کہ میں تمہارا مددگار ہوں۔ لیکن جب میدان میں فرشتے اترے تو شیطان بھاگ گیا اور کہا کہ میں تم سے بیزار ہوں۔ یعنی مشکل وقت میں شیطان بھی اپنی جان پیچھے کر دیتا ہے۔ اور اس نے کافروں سے جاتے جاتے یہ بھی کہہ دیا جن فرشتوں کو میں دیکھ رہا ہوں انہیں تم نہیں دیکھ رہے۔ اور شیطان کا یہ دعویٰ بھی ہے کہ میں تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں۔

شیطان کافروں کے پاس سراقہ کی شکل میں آیا تھا۔

ابلیس:

شیطان کا ابلیس نام بھی قرآن کریم میں ذکر کیا گیا ہے۔

واذ قلنا للملٰئکۃ اسجدوا لادم فسجدوا الا ابلیس ابیٰ واستکبر وکان من الکٰفرین (32)

اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کے آگے سجدہ کرو تو وہ سجدے میں گر پڑے مگر شیطان نے انکار کیا اور غرور میں آکر کافر بن گیا۔

اس آیت کریمہ سے یہ بات معلوم ہو رہی ہے شیطان کے لیے قرآن کریم میں ابلیس کا نام بھی استعمال کیا گیا ہے۔

اور تجزیاتی مطالعہ سے یہ بات معلوم ہو رہی ہے کہ شیطان کو سجدے کے حکم سے پہلے ابلیس کے نام سے پکارا جاتا ہے اور جب سے سجدے سے انکار کیا ہے تب سے اسے شیطان کے نام سے ذکر کیا جاتا ہے۔

اسی طرز کو سورۃ اعراف میں بھی ملحوظ رکھا گیا ہے۔

ولقد خلقنٰکم ثم صورنٰکم ثم قلنا للملٰئکۃ اسجدوا لاٰدم فسجدوا الا ابلیس لم یکن من السٰجدین (33)

اور ہم ہی نے تم کو (ابتدا میں مٹی سے) پیدا کیا پھر تمہاری صورت شکل بنائی پھر فرشتوں کو حکم دیا آدم کے آگے سجدہ کرو تو (سب نے) سجدہ کیا لیکن ابلیس کہ وہ سجدہ کرنے والوں میں (شامل) نہ ہوا۔

اس آیت کریمہ سے بھی یہ ہی بات معلوم ہو رہی ہے کہ جب شیطان کو سجدے کا حکم دیا تو اسے شیطان کے بجائے ابلیس کے نام سے پکارا گیا ہے۔

طاغوت:

طاغوت کے لفظی معنی ہیں نہایت سرکش۔

طاغوت کا لفظ قرآن کریم میں مختلف معنی میں استعمال ہوا ہے۔

لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی فمن یکفر بالطاغوت ویؤمن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقیٰ لا انفصام لھا واللہ سمیع علیم (34)

دین (اسلام) میں زبردستی نہیں ہے ہدایت (صاف طور پر ظاہر اور) گمراہی سے الگ ہو چکی ہے تو جو شخص بتوں سے اعتقاد نہ رکھے اور خدا پر ایمان لائے اس نے ایسی مضبوط رسی ہاتھ میں پکڑ لی ہے جو کبھی ٹوٹنے والی نہیں اور خدا (سب کچھ) سنتا اور (سب کچھ) جانتا ہے۔

اس آیت کریمہ میں طاغوت کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اس جگہ اس سے مراد بت لیے جاتے ہیں۔

ایک اور جگہ طاغوت کا لفظ استعمال ہوا ہے لیکن اس سے مراد بت نہیں بلکہ شیطان لیا گیا ہے۔

الم تر الی الذین اوتوا نصیبا من الکتٰب یؤمنون بالجبت والطاغوت ویقولون للذین کفروا ھٰؤلاء اھدی من الذین اٰمنو سبیلا (35)

بھلا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کتاب سے حصہ دیا گیا ہے کہ بتوں اور شیطان کو مانتے ہیں اور کفار کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ لوگ مومنوں کی نسبت سیدھے رستے پر ہیں

اس آیت کریمہ میں بھی طاغوت کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اور یہاں اس سے مراد شیطان ہی ہے۔

اسی طرح بعض جگہ غیر عادل منصف حاکم بھی مراد ہیں جیسے

الم تر الی الذین یزعمون انھم اٰمنو بما انزل الیک وما انزل من قبلک یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت وقد امروٓا ان یکفروا بہ ویرید الشیطٰن ان یضلھم ضلالا بعیدا (36)

کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعویٰ تو یہ کرتے ہیں کہ جو (کتاب) تم پر نازل ہوئی اور جو (کتابیں) تم سے پہلے نازل ہوئیں ان سب پر ایمان رکھتے ہیں اور چاہتے یہ ہیں کہ اپنا مقدمہ ایک سرکش کے پاس لے جا کر فیصلہ کرائیں حالانکہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ اس سے اعتقاد نہ رکھیں اور شیطان (تو یہ) چاہتا ہے کہ ان کو بہکا کر رستے سے دور ڈال دے۔

اس آیت کریمہ میں طاغوت سے مراد وہ حاکم فیصلہ کرنے والے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے احکام سے بے نیاز ہو کر یا ان کے خلاف فیصلہ کرتے ہیں۔

ایک دوسری آیت میں بھی طاغوت سے مراد شیطان ہی ہے۔

قل ھل انبئکم بشر من ذٰلک مثوبۃ عنداللہ من لعنہ اللہ وغضب علیہ وجعل منھم القردۃ والخنازیر وعبدالطاغوت اولٓئک شر مکانا واضل عن سواء السبیل (37)

کہو کہ میں تمہیں بتاؤں کہ خدا کے ہاں اس سے بھی بدتر جزا پانے والے کون ہیں؟ وہ لوگ ہیں جن پر خدا نے لعنت

کی اور جن پر وہ غضبناک ہوا اور (جن کو) ان میں سے بندر اور سور بنا دیا اور جنہوں نے شیطان کی پرستش کی ایسے لوگوں کا برا ٹھکانہ ہے اور وہ سیدھے رستے سے بہت دور ہیں۔

اس آیت کریمہ میں طاغوت سے مراد شیطان ہیں۔

نتائج:

1. شیطان انسان پر اس قدر اثر کر سکتا ہے کہ وہ کسی حد تک اپنے حواس کھو بیٹھتا ہے۔
2. انسان کی گمراہی میں شیطان کے پھسلانے ورغلانے کے علاوہ انسان کا اپنا حصہ بھی کسی حد تک ہو سکتا ہے۔
3. انسان کے بھولنے کا ایک سبب شیطان ہے جو اسے بعض باتیں بھلا دیتا ہے۔
4. شیطان اکیلا ہی نہیں بلکہ اس کا قبیلہ بھی اس کا معاون ہے۔
5. غزوہ بدر کے موقع پر میدان جنگ میں اللہ تعالی کی طرف سے مسلمانوں پر غنودگی طاری کر کے شیطان کے وساوس کا ازالہ کیا گیا۔
6. شیطان انسانی شکل میں نمودار ہو سکتا ہے۔ لیکن جب سامنے حالات موافق ناں ہوں تو پھر بھاگنے میں بھی دیر نہیں کرتا۔
7. شیطان اس بات کا دعوے دار ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔
8. قرآن کریم میں شیطان کو جب تک سجدے کا حکم نہیں ملا تھا تب تک شیطان کو ابلیس کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اور سجدے سے انکار کے بعد اسے شیطان کے نام سے پکارا جاتا ہے۔
9. طاغوت کا لفظ بھی شیطان کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ طاغوت کا لفظ بتوں اور غیر منصف حاکموں کے لیے بھی استعمال کیا گیا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی و حوالہ جات

حوالہ جات:

1۔ راغب اصفہانی، المفردات فی غریب القرآن، مطبعہ میمنیہ علی نفقہ مصطفیٰ البالی، مصر، ص، 270

Raghib, Asfahaani, Al Mufradat Fī Ghareeb al Quraan, Matba'ah Maymaniyyah, 'Ala Nafaqah Mustafaa al Baalee, Egypt, P:270

2۔ ایضًا

Ibid

3۔ البقرۃ: 36

Al Baqarh: 36

4۔ البقرۃ: 167

Al Baqarh: 167

5۔البقرۃ:208

Al Baqarh: 208

6۔الانعام:142

Al An'ām: 142

7۔البقرۃ:268

Al Baqarh: 268

8۔البقرۃ:275

Al Baqarh: 275

9۔آل عمران:36

Āl Imraan: 36

10۔آل عمران:155

Āl Imraan: 155

11۔الاعراف: 175

Al A'raaf: 175

12۔آل عمران:175

Āl Imraan: 175

13۔النساء:38

Al Nisā': 38

14۔النساء:60

Al Nisā': 60

15۔النساء:76

Al Nisā': 76

16۔النساء:83

Al Nisā': 83

17۔النساء: 117

Al Nisā': 117

18۔النساء:118

Al Nisā': 118

19۔النساء:119

Al Nisā': 119

20۔النساء:120

Al Nisā': 120

21۔المائدۃ:90

Al Mā'idah: 90

22۔المائدۃ:91

Al Mā'idah: 91

23۔الانعام:43

Al An'ām: 43

24۔الانعام:68

Al An'ām: 68

25۔الاعراف:20

Al A'raaf: 20

26۔الاعراف:21

Al A'raaf: 21

27۔الاعراف:27

Al A'raaf: 27

28۔الاعراف:200

Al A'raaf: 200

29۔الاعراف:201

Al A'raaf: 201

30۔الانفال:11

Al Anfāl: 11

31۔الانفال:48

Al Anfāl: 48

32۔البقرۃ:34

Al Baqarh: 34

33۔الاعراف:11

Al A'raaf: 11

34۔البقرۃ:256

Al Baqarh: 256

35۔النساء:51

Al Nisā': 51

36۔النساء:51

Al Nisā': 51

37۔المائدۃ:60

Al Mā'idah: 60